بتقریب صدسالہ جشن ولادت حضور مفتی اعظم ہند

مناقبِ مفتیٔ اعظم

قدس سرہ

:مرتبہ:

مولانا محمد انور علی رضوی نانپاروی مدرس جامعہ منظر اسلام بریلی

مکتبۃ المصطفیٰ
قادری مسجد گلی منہاران بریلی شریف

فہرست حصہ اول

مفتیٔ اعظم اور اُن کے خلفاء

باہتمام: رضا اکیڈمی بمبئی ع ۳ ،
ہدیہ: ۵/۷ روپئے

حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ

ولادت: ۱۳۱۰ھ — وصال: ۱۴۰۲ھ

آفتاب علم و معرفت، ماہتاب شریعت و طریقت، واقف اسرار حقیقت، عکس اعلیٰحضرت، تاجدار اہل سنت، مظہر غوث اعظم مجدد ابن مجدد اعظم مولانا شاہ آل الرحمٰن ابوالبرکات محی الدین جیلانی محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات مقدس محتاج تعارف نہیں۔ پوری دنیا میں آپ کو حضور مفتی اعظم ہند کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کے علمی، اسلامی، اخلاقی، دینی کارناموں پر تحقیقات کے جواہر منظر عام پر لائے جا رہے ہیں۔ ارباب عقل و دانش آپ کی عظیم فقہی بصیرت پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ آپ ایک بلند پایہ عالم و فقیہہ ایک مرشد کامل ایک منفرد طرز ادیب اور بے مثال محتاط شاعر ہیں۔ جس طرح آپ کو تمام علوم و فنون میں ید طولیٰ حاصل ہے اسی طرح فن شعر و سخن میں امتیازی شان ہے آپ کی نعتیہ شاعری بھی خاندانی وراثت ہے جو اخلاص و محبت اور عشق رسول میں ڈوبی ہوئی ہے قلم میں بے پناہ کشش، زبان پر اثر اور طاقتور، الفاظ کا برمحل استعمال، نزشے ہوئے جملے الفاظ میں نغمگی، اسمع نوازی، رقت طرازی اور کلام میں رنگ تغزل موجود ہے آپ کا مکمل دیوان سامان بخشش ہے۔ آپ کے صد سالہ جشن ولادت ۱۴۱۰ھ کے پر بہار موقع پر علماء و شعراء مشائخ نے آپکی شان میں جو گلہائے عقیدت پیش کیا ہے اس سے کچھ منتخب کر کے ایک حسین گلدستہ بنام "مناقب مفتی اعظم حصہ اول غلامان حضور مفتی اعظم ہند و بلیہ عقیدت مندان کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے بس مسرت و شادمانی حاصل کر رہا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

اس کتاب کی اشاعت میں برادر طریقت جناب حافظ قاری نوراللہی صاحب قادری نوری، مہتمم دار العلوم قادریہ اور چھ دروازہ باہر جھانسی نے کچھ مالی تعاون کیا ہے اور نقل و تصحیح میں مولوی نور اللہ رضوی کوناٹکی مولوی عبید الرحمٰن نوری برنوی مولوی ممنون عالم نوری پرنوی، مولوی شہاب الدین ازہری بہرائچی نے تعاون کیا ہے۔ ان کا اور دیگر مخلصین کا تہ دل سے شکر گذار ہوں مولیٰ تعالیٰ ان سب کو دارین کی نعمتوں اور علم دین کی دولتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔ بجاہ حبیبہ الکریم علیہ وآلہ الکریم اکرم الصلوٰۃ و افضل التسلیم۔

فقیر نوری عبید المصطفیٰ احمد انور علی رضوی ناناپاروی ایم اے،
مدرس جامعہ منظر اسلام بریلی شریف۔



رضائے مصطفیٰ اتم ہو

قائد اعظم حضرت علامہ شاہ ریحان رضا خاں رحمانی میاں بریلی شریف

اداۓ مصطفیٰ تم ہو رضائے مصطفیٰ تم ہو — ہر اک انوار سے اے مقتدا احمد رضا تم ہو
شبیہہ حضرت غوث الوریٰ ابن رضا تم ہو — جہان علم کے مفتی اعظم مصطفیٰ تم ہو
ولی ابن ولی زندہ ولی ہو پارسا تم ہو — سراپا زہد ہو اور پیکر صدق و صفا تم ہو
تمہارے ظاہر و باطن پہ نازاں پارسائی ہے — جو خیر القیا تم ہو تو ناز اصفیا تم ہو
پلا دو جام نوری اپنی نورانی نگاہوں سے — کہ نوری میکدہ ہے اور مرے ساقیا تم ہو
مرکز دنیا ہے دیں گاہ کل الفت تمہاری ہے — فیاضت میں مرے ہادی و ملجا آسرا تم ہو
کسی کو کیوں سناؤں داستاں اپنے مہا گی — مرے دکھ کی دوا تم ہو مرے مشکلکشا تم ہو
مجھے توفیق صبر و استقامت بخشد و آقا — مجسم استقامت پیکر صبر و رضا تم ہو
اسی میٹھی نظر سے دیکھ لو پھر اپنے منگتا کو — کہ اس کی آرزو حسرت تمنا مدعا تم ہو
تمہاری ذات میں جلوے رضا حامد رضا کے ہیں — مرے حامد رضا تم ہو مرے احمد رضا تم ہو
وہ مرے سامنے ہیں پوچھتے ہیں آرزو کیا ہے — مرے مولیٰ زباں دیدے کہ کہہ دوں مدعا تم ہو
سخی تم ہو سائل ہوں لے تم ہو میں خاطی ہوں — مریض درد عصیاں ہوں دوا تم ہو شفا تم ہو

رضا و حامد و نوری کا گلشن ہے بہاروں پر
شگفتہ اس چمن میں خیر سے ریحاں رضا تم ہو





جانشین مفتیٔ اعظم فقیہِ اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری مدظلہٗ

رضا کا آئینہ

تمہیں جس نے بھی دیکھا کہہ اٹھا احمد رضا تم ہو
جمال حضرت احمد رضا کا آئینہ تم ہو

نہیں حامد رضا ہم میں مگر وجہ شکیبائی
خدا رکھے تمہیں زندہ مرے حامد رضا تم ہو

تمہارے نام کے یوں ہیں رضا و مصطفٰے دو جز
رضا والے مجسم مصطفیٰ کے مصطفٰے تم ہو

تمہارے نام میں تم کو بزرگی کی سند حاصل
رضا وجہ بزرگی ہے رضائے مصطفیٰ تم ہو

رضا جو یان اب تھامے ہوئے ہیں اسلئے دامن
رضا سے کام پڑتا ہے رضائے کبریا تم ہو

رضا اب بھی ہیں تم میں جلوہ گستر اس کا باعث ہے
وسیلہ اختیارات گروہِ اولیاء تم ہو

تمہاری رفعتوں کی ابتدا کبھی پا نہیں سکتا
کہ افتادہ زمیں ہوں میں بلندی کا سما تم ہو

نہ کام اہل ریاست سے نہ کچھ گندی سیاست سے
حقیقت میں غنی تم ہو غنی کا آئینہ تم ہو

حیات و موت وابستہ تمہارے دم سے ہیں دونوں
ہماری زندگی ہو اور دشمن کی قضا تم ہو

یہ نوری چہرہ یہ نوری ادائیں سب یہ کہتے ہیں
شبیہہ غوث ہو نوری میاں ہو تم رضا تم ہو

جناب مفتیٔ اعظم کے فیضان تجلّی سے
شبستان رضا میں خیر سے اختر رضا تم ہو









چودھویں صدی کے مجدّد

نتیجۂ فکر: الحاج قاری امانت رسول صاحب پیلی بھیتی

تمہارے اعلیحضرت قبلہ والد مفتی اعظم
برادر آپ کے سرکار حامد مفتی اعظم

رسول اللہ کے عاشق محامد مفتی اعظم
ہو پندرہویں صدی کے تم مجدّد مفتی اعظم

فقیہ بے بدل ہو فردِ واحد مفتی اعظم
مجدد ایسے ہو ابن مجدد مفتی اعظم

غلامی میں بہت سے اولیاء اللہ ہیں شامل
امام اولیاء ہیں پیر و مرشد مفتی اعظم

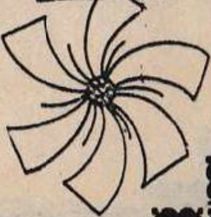
عمل کرنا تمہارے حکم پر واجب ہے فرمائیں
کچھوچھے کے محدث اعظم ہند مفتی اعظم

محی الدین ابوالبرکات پھر شیخ المشائخ بھی
کہیں تم کو تمہارے پیر و مرشد مفتی اعظم

ولادت پر تیرے استاد فرمائیں مجدد پھر
کریں صاد اعلیحضرت قبلہ والد مفتی اعظم

ہزاروں گمرہوں کو دین حق پر لائے ہیں واپس
ہیں سلطان ہدیٰ مرد مجاہد مفتی اعظم

امانت کیا کرے مدحت سرائی بندہ در ہے
تیرے مداح ہیں خود تیرے مرشد مفتی اعظم





بلبلِ نوری

مفتی محمد فاروق صاحب فاروقی بریلوی

رحمت پروردگار مفتی اعظم کی ذات
نام نبی پر نثار مفتی اعظم کی ذات

عابد حق بالیقیں عاشق نور مبیں
زاہد شب زندہ دار مفتی اعظم کی ذات

بلبل نوری چمن، رونق بزم حسن
باغ رضا کی بہار مفتی اعظم کی ذات

مظہر پیران پیر آپ ہیں روشن ضمیر
غوث و قطب میں شمار مفتی اعظم کی ذات

درد کو کر دے دور ٹال دے آئی بلا
دادرس و غمگسار مفتی اعظم کی ذات

احمد نوری کے نور آپ ہیں بیشک ضرور
نور فضا انوار بار مفتی اعظم کی ذات

صدق و سخا کے امیں عدل و شجاعت کے دھنی
مظہر ہر چار یار مفتی اعظم کی ذات

حق نگر و حق پسند حق پہ رہے کاربند
حق کی تو تقویت شعار مفتی اعظم کی ذات

غوث کے دیوانوں پہ خواجہ کے مستانوں پہ
لطف کرے بیشمار مفتی اعظم کی ذات

جو ہوں گناہوں سے چور آئیں وہ پیش حضور
دم میں کر دے نیکو کار مفتی اعظم کی ذات

فارقؔ مدحت سرا ہے سگ غوث و رضا
کیوں نہ کرے اس کو پیار مفتی اعظم کی ذات



بحر لقا تم ہو

مولانا عبد الہادی صاحب افریقی

چمن کی آبرو تم ہو بہار جانفزا تم ہو
گلستان رضا کے بلبل شیریں نوا تم ہو

ٹپکتی ہے رخ نوری سے عرشی تابشیں ہر دم
منور بزم عرفاں ہے ولایت کی ضیا تم ہو

کچھ ایسا قرب بخشا ہے تمہیں سرکار نوری نے
کہ ہر نوری یہ کہتا ہے میاں نوری شہا تم ہو

عجب انداز سے تخت ثریا پر نظر آئے
ہزاروں اولیا در بان قطب الاولیاء تم ہو

رضا ہیں غوث اعظم کے نبی کا غوث آئینہ
جمال حضرت احمد رضا کا آئینہ تم ہو

تصور میں تمہارے اس قدر میں غرق ہو جاؤں
جدھر دیکھوں ادھر ہی مظہر غوث الوریٰ تم ہو

تمہیں جو اک نظر دیکھے کہے پھر کون نورانی ہیں
مجسم مظہر خلق شہ ہر دوسرا تم ہو

رضا کی اس گلی میں زندگی اپنی فنا کر دوں،
فنا کی آخری منزل مرے بحر بقا تم ہو

مریدی لاتخف کہکر مریدوں کو تشفی دو
قرار دل شکیب جاں مرے مشکلکشا تم ہو

ہدایت سے تمہاری ہے ہدایت یاب یہ ہادی
تم اس ہادی کے ہادی اور کامل رہنما تم ہو



تاجدار اہلسنت

از: [illegible] آبادی

ہمارے تاجدار اہلسنت مفتئ اعظم
خداوندا رہیں یونہی سلامت مفتی اعظم

سجے ہیں تم سے ایوانِ شریعت مفتئ اعظم
تمہیں ہو جانشین اعلیٰحضرت مفتئ اعظم

رضا کی آنکھ کے تارے شہ بغداد کے پیارے
معین الدین اجمیری کی راحت مفتئ اعظم

کہیں پر فتنۂ نجدی نے جب بھی سر اٹھایا ہے
تمہیں نے کی ہے ایماں کی حفاظت مفتئ اعظم

مرا ایمان ہے اس دور کے تم قطبِ عالم ہو
بدلتے ہو اشاروں پر حکومت مفتئ اعظم

بہت کم لوگ سمجھے ہیں کہ دربارِ رسالت سے
تمہیں سونپی گئی ہندو کی خدمت مفتئ اعظم

مری آنکھوں نے ہند و پاک کے شہروں میں ڈھونڈا ہے
کہاں تم جیسے پابند شریعت مفتئ اعظم

مری آنکھیں تو اس قابل نہیں لیکن مرے مرشد
کرا دو غوث اعظم کی زیارت مفتئ اعظم

کہاں تک راز لکھوگے کرامت تم کتابوں میں
ز سرتا پا کرامت ہی کرامت مفتئ اعظم



مطلع انوار

مولانا قمر شاہجہانپوری

نظرِ مفتئ اعظم کی ایک بار ہو جائے
قسم اللہ کی سائل کا بیڑا پار ہو جائے

یہی تعلیم ہے ریحان رضا اختر رضا خاں کی
جسے جینے کی حسرت ہو فدائے یار ہو جائے

سنور جائے نصیب اس طرح مرشد کے وسیلے سے
یہاں بھی خوش ہو اور جنت کا بھی حقدار ہو جائے

یقیں کیسا تمہ جو راہ طریقت میں قدم رکھے
تو اس بندے کے اوپر آگ بھی گلزار ہو جائے

بغیر ذکر تیری زندگی افسردہ شعلہ ہے
سکوں مل جائے دل کو دل اگر بیدار ہو جائے

حکومت کی تمنا ہو تو وہ تیرے غلاموں کی
غلامی کیلئے جی جان سے تیار ہو جائے

تغافل کی ادا تو مصلحت ہے حسن والوں کی
نگاہِ یار کا منشا ہے دل ہشیار ہو جائے

نثار جلوۂ دیدار ہو جا وقت سے پہلے
کہیں ایسا نہ ہو دنیا تری دیوار ہو جائے

رُخِ مرشد کی تصویر اس لیے دل میں بناتا ہوں
قمر نکلے تو دنیا مطلعِ انوار ہو جائے!



سر نائب ہو غوث الوری!

جناب حکیم قدرت اللہ اشرف بریلوی

اسی مہر ہدایت کی ضیا رہیں مفتی اعظم
سراپا مظہر احمد رضا ہیں مفتی اعظم

فنائے عشق آل مصطفےٰ ہیں مفتی اعظم
علی کے ماہ پاروں کی ضیا ہیں مفتی اعظم

نظر کو جگمگاتی ہے اسی جلوے کی تابانی
رخ احمد رضا کا آئینہ ہیں مفتی اعظم

کوئی ثانی نہیں انکا شریعت میں طریقت میں
یقیناً نائب غوث الوریٰ ہیں مفتی اعظم

جہاں میں اور بھی دیکھے ہیں ہم نے عابد و زاہد
مگر حسن عمل میں بے سیا ہیں مفتی اعظم

کرم میں، خلق میں ایثار میں الفت میں سیرت میں
سرے ارشد رضا سے مصطفیٰ ہیں مفتی اعظم

ہمیشہ آبرو رکھی جنھوں نے اہلسنت کی
وہ شیر حق ہیں شان خدا ہیں مفتی اعظم

بہر عالم خبر رکھتے ہیں یہ اپنے غلاموں کی
کوئی مشکل پڑے مشکلکشا ہیں مفتی اعظم

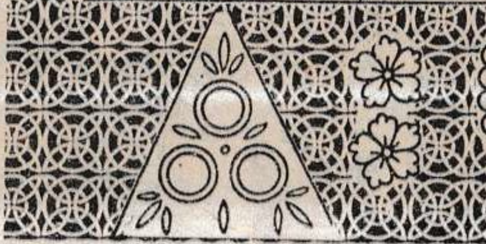
میرے نخل تمنا میں بہاراں ہی بہاراں ہے
تصور میں میرے جلوہ نما ہیں مفتی اعظم

نہ ہو مایوس تو موج حوادث کے تھپیڑوں سے
تیری کشتی کے اشرف ناخدا ہیں مفتی اعظم



مولانا محمد یامین رضوی مرادآبادی مفتی جامعہ حمیدیہ بنارس

تمہاری ذات



تمہارا در بھی ہے کس اوج پر اے مفتی اعظم
خمیدہ جس پہ ہیں شاہوں کے سر اے مفتی اعظم

پلا دو بھر کے دو جام مے عشق نبی ہم کو
نشہ اترے نہ جس کا عمر بھر اے مفتی اعظم

ملی معراج قسمت اس کو جس پر اک نظر ڈالی
نظر ہے آپ کی وہ بخت گر اے مفتی اعظم

ترا دل بھی ہے وہ دل اے ہمارے مرشد کامل
نبی کا غوث کا جو دل ہے گھر اے مفتی اعظم

ہوا حملہ حوادث کا غلاموں پر ترے جس دم
بنا سایہ ترا اس دم سپر اے مفتی اعظم

رہیں گی کب تلک تاریکیاں غم کی مرے دل پر
شب غم کی کرو اب تو سحر اے مفتی اعظم

ہوئے بیچارہ مفتی آپ کے سرکار جانے سے
تمہیں تھے مفتیوں کے چارہ گر اے مفتی اعظم

تمہاری ذات سنگم ہے شریعت اور طریقت کا
ہو اس سنگم کے تم گویا خضر اے مفتی اعظم

امین قادری رضوی ہوں میری لاج رکھ لینا
میرا دنیا سے ہو جس دم سفر اے مفتی اعظم



مرکزِ پُرضیاء

صوفی باصفا مولانا شاہ احمد مشہود رضا خاں
خوشتر رضوی

مظہرِ شاہ احمد رضا آپ ہیں، نائبِ مصطفٰے آپ کی ذات ہے
نام ہے آپ کا مصطفٰے خاں رضا، مرکزِ پُرضیا آپ کی ذات ہے

اہلسنت پہ ہے سایۂ مصطفٰے ہو محافظ ہمارے بحکمِ رضا
جن سے نہریں ہیں فیضِ رضا کی رواں وہ سحابِ عطا آپکی ذات ہے

جھوم اٹھا ہے اہلِ وفا کا چمن، ہے معطر گلوں سے ہر اک انجمن
سب میں رنگت ہے حسن و قمر کی نہاں اور جلوہ نما آپکی ذات ہے

اس بہارِ گلستاں کا کیا پوچھنا جو کہ خوشبو سے خیر الوریٰ میں بسی
ہے معطر معطر وہ سحر رنگ مشکِ ختن آپ کی ذات ہے

اے حریفِ وفا اے شہیدِ لقا کھول آنکھوں کو کچھ دیکھ جلوہ ذرا
جلوہ گر ہے یہاں نکہتِ مصطفٰے دولتِ بے بہا آپکی ذات ہے

یہ چمن یہ نسیمِ وطن کی پھبن یہ بہاروں میں مہکی ہوئی انجمن
دولتِ عشق کے ہیں حسیں پاسباں رازدارِ وفا آپکی ذات ہے

یہ بریلی یہ اہلِ سنن کا چمن قادری رنگ ہے فیض ہے پنجتن
نورِ صبحِ ازل ہے یہاں جلوہ گر اور اسی کی ضیاء آپ کی ذات ہے

ایک خوشتر کی ہے آخری التجاء ہے محافظ خدا آپ حاجت روا
اپنے دامن میں محشر میں لینا چھپا رحمتِ بے بہا آپکی ذات ہے

قمر انجم کراچی پاکستان

حق کی زباں ہیں مفتی اعظم

فیضِ رضا کا سرچشمہ ہیں فیض رساں ہیں مفتی اعظم
بزمِ رضا کی اس محفل میں روحِ رواں ہیں مفتی اعظم

ہادیٔ برحق رہبرِ ملت علم کے خاور مہرِ ولایت
مردِ قلندر داعیٔ وحدت حق کی زبان ہیں مفتی اعظم

ان کی خموشی کیف و ترنم پھولوں کی بارش وقتِ تکلم
سوزِ دروں اور سازِ تبسم عشق کی جاں ہیں مفتی اعظم

فیض ملا ہر ایک ولی سے ان کو نسبت غوث و علی سے
ابرِ رضا فیضانِ نبی سے جنت نشاں ہیں مفتی اعظم

جتنے عقیدت مند یہاں ہیں جان و دل سے ان پہ فدا ہیں
نجدیو! آؤ تم کو دکھائیں آج یہاں ہیں مفتی اعظم

تجھ کو مبارک چشمِ بصیرت جلوۂ حضرتِ حق کی رحمت
اللہ اللہ شانِ کرامت دیکھو جہاں ہیں مفتی اعظم

انجم پہ آقا چشمِ کرم ہو ذکرِ بریلی میں سر اس کا خم ہو
راہِ وفا میں ثابت قدم ہو اپنی اماں ہیں مفتی اعظم

بہارِ جانفزا ہم

جناب عبدالنعیم عزیزی

قرارِ دل شکیب جاں عقیدہ کی ضیا ء تم ہو
مرے ایماں کے گلشن کی بہار جاں فزا تم ہو

معطر تم سے ہے نوری کرامت کی حسیں محفل
چمن زار ولایت کے گلِ رنگیں ادا تم ہو

جھکتی ہیں گردنیں در پر تمہارے تاج والوں کی
مرے آقا مرے مولا وہ تاج اولیا تم ہو

ولی بھی رشک کرتے ہیں تمہارے زہد و تقویٰ پر
تقدس تم پہ ہے نازاں وہ مردِ پارسا تم ہو

وقارِ مسلک و ملت نشان عظمت و رفعت
غلامانِ نبی کی لاج اے ابن رضا تم ہو

لب سنت کی سُرخی ہو رُخ مسلک کی تابانی
نکھارا دست ملت کو وہی برگِ حنا تم ہو

نعیم بیکس و مفلس تمہارا ہی بھکاری ہے
عطا ہو نعمت و اُلفت شہِ لطف و عطا تم ہو

قدومِ مفتیٔ اعظم ہند

جناب مختار نسیم رامپوری

جس گھر میں آگئے ہیں مرے پیر کے قدم
دیکھے وہاں بلندی تقدیر کے قدم

تقویٰ میں مرے پیر کا ثانی نہیں ہے آج
اس رہ میں کانپ جاتے ہیں شمشیر کے قدم

جب بھی دُعا کے واسطے اُٹھے ہیں انکے ہاتھ
دیکھے نگاہ والوں نے تاثیر کے قدم

جس راہ سے گذر گئے، روشن ہوئی وہ راہ
مُرشد کے ساتھ ساتھ تھے تنویر کے قدم

بس یہ دعا ہے وقت نزع کا ہو جب نسیم
اس وقت میرے سینے پہ ہوں پیر کے قدم





مرشدِ کامل

حضرت جمیل رضوی بریلوی

شریعت کے محافظ نائب خیرالوریٰ تم ہو
شبیہ اعلیٰحضرت عاشق غوث الوریٰ تم ہو

نمایاں ہیں تمہاری صورت زیبا سے وہ جلوے
جمال حضرت احمد رضا کا آئینہ تم ہو

وہی صورت وہی سیرت وہی ہے زہد اور تقویٰ
بہر رخ پرتو ذات رضا خُلق رضا تم ہو

حقیقت مرشد کامل تمہاری کوئی کیا جانے
شعور و فہم کی سب دسترس سے ورا تم ہو

فقط اک سرزمین ہند کیا اقصائے عالم میں
تمامی اہلسنت کے حقیقی مقتدا تم ہو

نہیں مرعوب ہوتے ہو کبھی تم خوف باطل سے
سر راہ شریعت حق بیان و حق ادا تم ہو

عمل ہو اجتہاد بالقلم ہو یا ریاضت ہو
حقیقی جانشین حضرت احمد رضا تم ہو

نوازا ہے بہت دنیا میں تم نے اپنے رضوی کو
قیامت میں بھی اس کی مغفرت کا آسرا تم ہو

مینارۂ عظیم

شمس الہ آبادی

نور نظر ہیں حضرت احمد رضا کے آپ
اک محسن و رفیق ہیں خلق خدا کے آپ

لیکر ہمارا ہاتھ دیا ان کے ہاتھ میں
کتنے قریں ہیں حضرت غوث الوریٰ کے آپ

سیرت بتا رہی ہے بہ بانگ دُہل ہمیں
آئینۂ حیات ہیں خیرالوریٰ کے آپ

باطل اُٹھائے سر بھلا اتنی کہاں مجال
شمشیر بے نیام ہیں شیر خدا کے آپ

لوٹا نہ بے مراد کوئی در سے آپ کے
واللہ بادشاہ ہیں جود و سخا کے آپ

کیونکر نہ ناز آپ پہ سب رضویوں کو ہو
مینارۂ عظیم ہیں قصر رضا کے آپ

بیشک ہیں آپ عارف باللہ اے حضور
رب العلا ہے آپ کا رب العلا کے آپ

آقا کرم سے آپکے ذرّہ بنا ہے شمس
اک حاکم کبیر ہیں فیض و عطا کے آپ

حافظ افتخار ولی خاں رضوی چشتی پیلی بھیتی

المدد اے مفتیٔ اعظم کرم قطب زماں

مرحبا صد مرحبا اے مفتیٔ ہندوستاں
آپ کے فیض وکرم سے ہے بہارِ گلستاں

آپ پر قربان سب کچھ اے مبارک مہماں
آپ ہیں جب مہرباں ہم پر خدا ہے مہرباں

رحمۃ للعالمیں ہیں آپ پر جب مہرباں
کیا عجب ہے ہم کو مل جائے حیاتِ جاوداں

زندہ باد اے مفتیٔ اعظم چراغِ خانداں
آپ کے فیضان سے ہے اہلسنت کو اماں

میں غلامِ کارواں ہوں آپ امیرِ کارواں
تا ابد قائم رہے یہ گردِ فریہ آستاں

آپ ہیں اس دور میں بیشک پناہ بیکساں
المدد اے مفتیٔ اعظم کرم قطب زماں

میں بچھڑ کر کارواں سے ہو گیا گم کردہ راہ
المدد اے سیدی و مرشدی خضرِ زماں

بندۂ چشتی بھی ہے چشمِ کرم کا منتظر
خادموں پر آپ کا ہوتا ہے فیضِ بیکراں

مولانا محمد صدیق صادق بریلوی

میرے مفتی اعظم

عطا ہو عطا میرے مفتی اعظم
گدا ہوں گدا میرے مفتی اعظم

کہاں جاؤں در چھوڑ کر میں تمہارا
بتا دو ذرا میرے مفتی اعظم

عطا ہو خدا کی نظر مصطفےٰ کی
سدا ہے صدا میرے مفتی اعظم

بریلی شریف آپ کا آستانہ
مرے پیشوا میرے مفتی اعظم

گناہوں کا مجھ کو مرض ہو گیا ہے
شفا ہو شفا میرے مفتی اعظم

خدا کی قسم ہو گئی مشکل آساں
پکارا جو یا میرے مفتی اعظم

صداقت کا دامن نہ صادق سے چھوٹے
یہ کیجئے دعا میرے مفتی اعظم

شیخ کامل

مولانا شبیر احمد نوری رضوی

مجھ کو دولت نہ جاہ و حشم چاہیئے
تیرا مفتی اعظم کرم چاہیئے

یہ تمنا ہے مفتی اعظم مری
آپ کا سامنا مرتے دم چاہیئے

جو ہے مفتی اعظم کے در کا گدا
اس کو دنیا نہ عقبیٰ کا غم چاہیئے

ہو گئے ملتفت آپ جس پر اُسے
اب نہ کچھ اور خدا کی قسم چاہیئے

یہ نگاہیں ترستی ہیں دیدار کو
اک جھلک خواب میں کم سے کم چاہیئے

نزع میں قبر میں حشر میں ہر جگہ
تیرا مفتی اعظم کرم چاہیئے



راہِ عرفاں کے راہی کو اے دوستو
شیخ کامل کا نقشِ قدم چاہیئے

ہند رشبیر ہو جائے در پہ قبول
صرف اتنا کرم محترم چاہیئے

غوث الوریٰ کے مظہر کامل حضور آپ

ڈاکٹر طریت اللہ فارق

رہبر چراغ راہ بھی منزل حضور آپ
کشتی بھی ناخدا بھی ہیں ساحل حضور آپ

غرِ خدا سے ہر گھڑی غافل حضور آپ
نور خدا سے ہر گھڑی واصل حضور آپ

گلزار دین حق کیلئے موسم بہار
تیغ برہنہ بر سر باطل حضور آپ

ہے چشم التفات بڑی زندگی نواز
ہیں ہر نفس حیات میں شامل حضور آپ

اوج کمال زینت حسن و جمال آپ
محفل ہو کوئی رونق محفل حضور آپ

انسانیت نواز حقیقت کے پاسباں
عفریت شیطنت کے ہیں قاتل حضور آپ

گنج معانی آپ کے ہر لفظ پہ نثار
علم ابو حنیفہ کے حامل حضور آپ

سر تا پہ آپ آئینہ غوثیت مآب
غوث الوریٰ کے مظہر کامل حضور آپ

شوق تمنا ذوق نظر حسن مدعا
اصل حیات زیست کا حاصل حضور آپ

ہم عاصیوں کو چھوڑ کے تنہا کبھی نہیں
ہوں گے ریاض خلد میں داخل حضور آپ

فارق کو اپنے بھی کسی قابل بنائیے
ذرہ کو مہر کرنے کے قابل حضور آپ



تاجِ ولایت

مولانا سلطان اشرف بہیڑوی

جانِ مریداں شمعِ ہدایت مفتیٔ اعظم زندہ باد
آپ پہ قرباں اہلِ عقیدت مفتیٔ اعظم زندہ باد

آپ سراپا رشد و ہدیٰ ہیں پرتوِ حامد ظلِّ رضا ہیں
آپ کو زیبا تاجِ ولایت مفتیٔ اعظم زندہ باد

اقوال و افعال میں نوری نوری ہیں ہر حال میں نوری
نوری صورت نوری سیرت مفتیٔ اعظم زندہ باد

مانگنے والا سب کچھ پائے روتا آئے ہنستا جائے
یہ ہے ان کی ادنیٰ کرامت مفتیٔ اعظم زندہ باد

عالم و فاضل رہبرِ واصل پیر و ولی سلطانِ اماثل
یعنی ابنِ اعلیٰحضرت مفتیٔ اعظم زندہ باد

آیا ہے سلطان آپ کے در پر اپنا خالی دامن لیکر
آپ کا ہے محتاجِ عنایت مفتیٔ اعظم زندہ باد



میرِ کارواں

حضرت علامہ مولانا نسیم بستوی

نگاہوں سے نہاں ہو کر عیاں ہیں مفتیٔ اعظم
مہ و انجم کی صورت ضو فشاں ہیں مفتیٔ اعظم

جہانِ سنیت کے پاسباں ہیں مفتیٔ اعظم
دیارِ معرفت کے رازداں ہیں مفتیٔ اعظم

وہ جس کی ذات پر نازاں عرب والے عجم والے
چراغِ راہ و میرِ کارواں ہیں مفتیٔ اعظم

امام احمد رضا کے مظہر و آئینۂ تاباں
حقیقت آشنا و حق بیاں ہیں مفتیٔ اعظم

صفِ ماتم بچھی آنکھوں کے پیمانے چھلک اٹھے
بریلی شہر میں جنت مکاں ہیں مفتیٔ اعظم

نسیمؔ قادری دامانِ نوری سے ہے وابستہ
جو بادل کی طرح سایہ کناں ہیں مفتیٔ اعظم



علامہ سیّد آل رسول حسنین قادری مارہروی

غوث الوریٰ کا آئینہ

حق نے بخشا تھا ہمیں ایسا مجلّٰے آئینہ — خلق میں تھا جو سراپا مصطفےٰ کا آئینہ

شاہ برکت شاہ حمزہ پیشوا کا آئینہ — بوالحسین احمد نوری ضیا کا آئینہ

حق نما حق بیں وحق گو حق پرست وحق پسند — مردِ حق، مشتاق حق، حق کی ضیا کا آئینہ

جس کا اُصب العین تھا اعلان حق تبلیغ حق — زندگی جس کی تھی شرعِ مصطفےٰ کا آئینہ

اپنے مرشد حضرتِ نوری سے جو نوری بنا — صورت وسیرت میں احمد رضا کا آئینہ

قوم نے جس کو دیا تھا مفتیٔ اعظم لقب — شارحِ قرآن، حدیثِ مصطفےٰ کا آئینہ

جس کی آنکھوں سے چھلکتی تھی حیا عثمان کی — خلقِ ذی النورین عثماں کی سخا کا آئینہ

ذوالفقار حیدری کا جانشیں جس کا قلم — قول وفعل وحال میں وہ مرتضیٰ کا آئینہ

دل کا اچھا تن کا ستھرا مردِ کامل باصفا — اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کا آئینہ

تازگی ایمان میں آتی تھی جس کو دیکھ کر — ستھرے پیارے نورِ حق شمس الدُّجیٰ کا آئینہ

جس کی ہیبت اہل باطل کے دلوں پر ثبت تھی — وہ رضائے مصطفےٰ شیرِ خدا کا آئینہ

جلوۂ صدیق وفاروق وغنی مشکل کشا

مظہر حسنین اور غوث الوریٰ کا آئینہ

علامہ الحاج السید الشاہ وجود القادری صاحب امام عیدگاہ جبلپور

رضائے مصطفےٰ تھی ہر ادا .....

رضائے مصطفےٰ تھی ہر ادائے مفتیٔ اعظم

یہی کہتا ہے ہر مدحت سرائے مفتیٔ اعظم

رضائے مصطفےٰ عین رضائے حق تعالیٰ ہے

رضائے حق تعالیٰ ہے رضائے مفتیٔ اعظم

رہے تا عمر پابند شریعت کیا یہ کچھ کم ہے

کرامت ہے یہی صدق وصفائے مفتیٔ اعظم

قضا کوئی نماز پنجگانہ بھی نہ ہو جس کی

ادا تھی ہر ادا وقتِ قضائے مفتیٔ اعظم

سپرد غوث اعظم کر کے اپنے سب مریدوں کو

جہاں سے وقت رخصت مسکرائے مفتیٔ اعظم

پس مُردن بھی ہے احساس کتنا ستر پوشی کا

دبائی انگلیوں نے خود ردائے مفتیٔ اعظم

سخنور سب کہیں گے سن کے یہ اشعار برجستہ

وجود القادری مدحت سرائے مفتیٔ اعظم

المفتی العظام

جانشین مفتی اعظم علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری بریلی شریف

توفی المفتی العظام مخلداً | بدار فاکسہ زبھامن دار
مفتی اعظم ایک گھر میں اقامت گزیں ہوئے | تو اس گھر کی کرامت کا کیا پوچھنا
حوت فی عقرھا شمس النمات | فامست من سناھا مطلع الانوار
جنے اپنی تہ میں زمانے کے سورج کو سمولیا | تو اسکی چمک سے وہ مطلع انوار ہو گیا
سماء الفضل بیدہ سمائنا | ایا ویہ دنیا کا لسماء السدار
فضل کا آسماں اور ہم سب نیوں کے آسمان کا ماہ اتم | جسکے احسانات ہم پر بارش پیہم کی مثل ہیں انکا سایہ اٹھ گیا
سماوتہ غابت فاظلمت الدنی | فمن نتوقف موقف المحتار
روشنی گم ہوگئی اور دنیا اندھیری ہوگئی | اب حیرت میں کھڑے لوگوں کی دستگیری کو کون ہے
لو استطعنا لکنا فداءہ | ومن دناہ اضعافاً من الاعمار
اگر ہم کر سکتے تو ان پر فدا ہو جاتے | اور ان کی عمر کو کئی گنا اپنی عمروں سے بڑھا دیتے
ولکن امر اللہ لابد کائن | وما حیلۃ تغنی من الاقدار
لیکن اللہ کا کلام لامحالہ ہو کر رہنا ہے | اور کوئی حیلہ قضا و قدر کے آگے نہیں چلتا
تخلیت من دنیاک یا بھجۃ الدنی | فھا تیک قفر واوس الآثار
تم اپنی دنیا سے کنارہ کش ہوئے دنیا کی زینت | اب دنیا ویرانہ ہے جسکے آثار مٹے ہوئے ہیں

ما جیلک شیخی ثلمۃ ای ثلمۃ | بذا الدین جلت عن الاظہار
میرے مرشد تمہاری رحلت اس دین میں رخنہ کیسا رخنہ؟ | کہ جس کا اظہار نہیں ہوسکتا
سئلوت اختر ارخ رحلۃ سیدی | فقلت عظیم الشان لیتنا الدار
مجھ سے اختر میرے سردار کی تاریخ رحلت لوگوں نے پوچھی | تو میں نے کہا عظیم الشان ۱۴۰۲ھ

قطعات تاریخ وصال

از مولانا مفتی ابراہیم صاحب رضوی

مفتی اعظم ولایت ہند
سنی اعظم امام نوری جب
[illegible]
ہاتف غیب نے یہ آئی صدا
رحلت عاشق کلام رب
۱۴۰۲

از جناب صدر الدین رضا نوری بریلوی

کمال مفتی اعظم وقار آدمیت ہے
ستاروں کی بلندی سے بھی آگے جنکی شہرت ہے
ولی مرتے نہیں یہ بات ثابت کر دکھائی ہے
کتاب عکس نوری میں پڑھو زندہ کرامت ہے

بلبل ہند حضرت مولانا مفتی رجب علی صاحب قبلہ نانپاروی

جمالِ قادریت

گل شاداب باغستان ملت مفتی اعظم
بہار بوستان اہلسنت مفتی اعظم

جلال حق عیاں ہے عارض زیبا کے جلووں سے
مجسم ہیں جمال قادریت مفتی اعظم

نہ کیوں مرعوب ہوتے فتنہ پرور دیکھکر ان کو
ہیں یا فرزند امام اہلسنت مفتی اعظم

رہے فائز ہمیشہ آستان شہر جیلاں سے
میرے آقا، مرے استاذ حضرت مفتی اعظم

جہاں تشریف لیجاتے وہاں انوار برساتے
بلاشک تھے سحاب خیر وبرکت مفتی اعظم

بدل دیتے نظام اہل باطل فضل مولا سے
بفیض بارگاہ قادریت مفتی اعظم

تعجب کیا مجدد کا ہو منصب آپ نے پایا
ہے مومن کو مسلّم رب کی قدرت مفتی اعظم

رہے ہر وقت عامل آپ ہر ہر فرض وواجب کے
نہ چھوٹی آپ سے کوئی کبھی سنت مفتی اعظم

خدا کے فضل سے اس ملک میں دیگر ممالک میں
کیا تنفیذ احکام شریعت مفتی اعظم

نکل آئے ہیں فتنے نو بہ نو ایسے میں اے آقا
خدارا پھر دکھا دیجئے وہ صورت مفتی اعظم

ذرا مرقد سے باہر آکے انگلی کے اشارے سے
بجھا دیجئے چراغ اہل بدعت مفتی اعظم

پرانے حاسدوں کو چھوڑ کر اب یہ نئے حاسد
ہر اک سو ڈھا رہے ہیں کیا قیامت مفتی اعظم

کوئی گستاخ دربار خدا اٹھا کسی جانب
کوئی کرتا ہے توہین رسالت مفتی اعظم

اب ایسے وقت میں امداد کے محتاج ہیں خادم
عیاں کیجئے وہی جلووں کی طلعت مفتی اعظم

لٹا دیتا گہر اشکوں کے میں ان پاک قدموں پر
جو پوری ہو یہ میرے دل کی حسرت مفتی اعظم

رجب کو شکل دکھلا کر قدمبوسی عطا کیجئے
ہٹا کر پردہائے سنگ تربت مفتی اعظم

قطب عصر

حضرت مولانا سید محمد قائم رضوی چشتی نظامی قتیلؔ
سجادہ نشین خانقاہ دانا پور

گریانست چرخ، خاک بسر آمدہ صبا
گلزار ہست سوختہ ہر شاخ آتشی ست

حیرت مرا چو گشت ازیں منظر عجیب!
غنچہ ندائے داد کہ ایں ماتم ولی ست

آں قطب عصر ہر زبان مصطفٰے رضا
شد عازم بہشت کہ زیبائے دول دنی ست

آں چہ پسیر دہ ز محرم میان شب
معلوم شد کہ اینست شب آخری زلیست

مغموم و مضمحل ہمہ ارباب ہند اند
نالہ کشاں ز رنج والم ہر بریلوی ست

من ہم قتیل آہ ازیں حادثہ کشم
ہاتف بگفت سال چو پرسیدش کہ چیست

"ہجر لیست سال" سوئے بہشت بزرگ قصر
"پرواز کرد مفتی اعظم" بہ عیسوی ست
۱۴۰۲ھ

۱۹۸۱ء



فقیہہ زمانہ

حضرت علامہ نعیم اللہ خاں رضوی بستوی مدظلہٗ

مفتیٔ اعظم دین خیر الوریٰ ہو — مظہر حضرت شاہ غوث الوریٰ ہو
تمہیں جس نے دیکھا وہ حیراں ہوا ہے — عجب شکل و صورت کے تم ابن رضا ہو
نہ دیکھا سُنا ہے تمہارا سا زاہد — تم اپنے زمانے کے عجب بے ریا ہو
ادائیں تمہاری یہی کہہ رہی تھیں — بشکل رضا تم فنا فی الرضا ہو
فتاوے تمہارے ہیں مفتی کے ماخذ — فقیہہ زمانہ تم ایسے شہا ہو
نقاہت ابھی کہتی ہے مفتیٔ اعظم — ولایت ابھی کہتی ہے تم دل نما ہو
کریں کس سے جا کر حکومت کا شکوہ — نہیں ایسا کوئی جو ثانی تیرا ہو
عطا کر خدایا وہ مفتیٔ اعظم — پلٹ دے حکومت جو راحت عطا ہو
خدا جانے کیسا ہے رُتبہ تمہارا — کہ جو لے کبھی سوچو تم اس سے سوا ہو
فقیری ابھی ہے اسکی شاہی سے افضل — خدا کی قسم جو تمھارا گدا ہو
محبت میں اپنی کچھ ایسا گما دو — مٹا دوں خودی کو نہ اپنا پتا ہو

بڑی کشمکش میں نعیم حزیں ہے
مدد کے لیے آؤ مشکل کشا ہو



جناب اجمل سلطانپوری



احمد رضا کا نورِ نظر مصطفےٰ رضا — دنیا میں ہم کو چھوڑ کے واصل بحق ہوا
بر وقت انبساط تبسم خفیف سا — جیسے کوئی فرشتہ کہیں مسکرا اُٹھا

ایک آدمی تھا مفتی اعظم کی شکل میں
ایک جنتی تھا مفتی اعظم کی شکل میں

ہندوستان کا وہ علاء گر نہیں رہا — اب منظرِ چمن کا وہ منظر نہیں رہا
رد رہ ادیب۔ جانِ سخنور نہیں رہا — ممتازِ علم دیں کا سمندر نہیں رہا

ڈوبا وہ چاند چودہ محرم کی رات میں
اِک تیرگی سی پھیل گئی کائنات میں

وہ رہنمائے حق ولی اللہ وقت — نرم و گداز قلب وہ مومن وہ نیک بخت
شرعی معاملات میں لیکن بہت ہی سخت — اصحاب کے جلو میں پیادہ نسیم رخت

محوِ خرام جیسے کوئی خضرِ راہ ہو
جس کے قدم قدم پہ شریعت گواہ ہو

تنہا وہ رہنما تگہ انتخاب کا — نائب وہ دینِ پاک رسالت مآب کا
سر پر عمامہ پھول ہو جیسے گلاب کا — ایسا لباس جیسے ورق ہو کتاب کا

جس کے قلم سے کتبۂ تعویذ مسکرائے
صحبت میں جس کی بیٹھ کے اللہ یاد آئے

وہ سرو قد، وہ پان کی سُرخی سے ہونٹ لال — نوری کرن وہ ریش منور کا بال بال
خورشید سا جلال وہ مہتاب سا جمال — اجمل وہ شخصیت کہ تھی اپنی خود مثال

نوری کی قبر نورِ محمد سے جلوہ گر
اور رحمتِ الٰہی کے پھول ان کی قبر پر



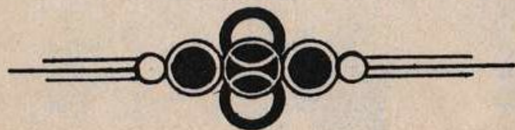
قطعہ تاریخ وصال

جناب احمد مصطفےٰ انصاری اشرفی ایڈوکیٹ مرادآباد

لرزتے ہیں کیوں پائے عرش بریں
رو دیئے کیوں عرب اور عجم کے مکیں
عالمِ بےکسی میں کہاں جائیں ہم
آہ فرزند احمد رضا شاہِ دیں
۱۴۰۲



انہیں سے تھی بہار اہلِ سنت
انہیں سے تھا قرار اہلِ سنت
شبِ غم آئی اور سے ہو گئے
امورِ تاجدار اہلِ سنت



ڈاکٹر سید شاہ محمد طاہر رضوی برق داناپوری

چہ آفتاب درخشانِ علم گشت غروب
شداست تیرہ و تاریک بے گماں عالم

چہ آفتاب گہر بر آسمان دین متین
ہمیشہ تازہ بہ نصف النہار بدھر دم

فقیہہ و عارف و مفتی وارث دار نبی
زجد و جہدِ او شرع محمدی محکم

چراغ اہل رضا، نورِ حق بظلمت کفر
جہاد بالقلم آمد ازاو بہ اہل بہم

عقیدہ دار قضا و قدر تبسم کرد
گرش آمدِ ملک الموت را بگفت نعم

بمنا ندند شہ مصطفیٰ رضا خاں حیف
وجودِ پاکِ شاں زیں دنیا آہ گشتہ عدم

برفتگان بجز ایصال ہر ثواب اسے برقؔ
نباشد اہل تسنن را شیوۂ ماتم

شنیدم خبرِ بد اثر و نبوشتم
بصد غم و بصد اندوہ و صد ہزار الم

کمان مات رہا کرد چوں خدنگ الف
سروش داد ندا، مات مفتی اعظم

۸۱ ——— ۱۹ء

حضرتِ مولانا علی احمد صاحب سیوانی مصباحی



رونق شامِ حرم تھی مفتی اعظم کی ذات

جلوۂ نورِ قدم تھی مفتی اعظم کی ذات	کوکب شام ظلم تھی مفتی اعظم کی ذات
زینت صبح ارم تھی مفتی اعظم کی ذات	رونق شام حرم تھی مفتی اعظم کی ذات
بالیقیں بیشک فقیہِ اعظم عالم تھے وہ	نازش عرب و عجم تھی مفتی اعظم کی ذات
ہر طرف لطف و کرم کی دھوم تھی کونین میں	نزہت باغِ کرم تھی مفتی اعظم کی ذات
وقت کے شدّاد بھی تھرا کے آخر رہ گئے	صاحب سیف و قلم تھی مفتی اعظم کی ذات
وہ جو کہتے منہ پہ کہتے مصلحت کوشی نہ تھی	ماحیٔ ظلم و ستم تھی مفتی اعظم کی ذات
ان کا فرمایا ہوا پتھر کی ایک تحریر تھا	عالم و عادل ہم تھی مفتی اعظم کی ذات
آپ کا احسان ہے اہلِ سنن پر آج تک	محسن خیر الامم تھی مفتی اعظم کی ذات
ہم کہاں جاتے در نوری کو اپنے چھوڑ کر	صاحبِ لطف و کرم تھی مفتی اعظم کی ذات
بارگاہِ رب تعالیٰ میں ہمیشہ دوستو	سر سے پا تک خم ہی خم تھی مفتی اعظم کی ذات
گلشن احمد رضا خاں قادری کے پھول تھے	نکہت باغ ارم تھی مفتی اعظم کی ذات

کس قدر دنیائے رنگ و نور و خوشبو میں علی
اللہ اللہ! محترم تھی مفتی اعظم کی ذات



مفتیِ اعظم کی ذات

مولانا افضل القادری مرادآبادی

واقفِ اسرارِ حکمت مفتیُ اعظم کی ذات
محرمِ رازِ حقیقت مفتیِ اعظم کی ذات

آئینہ لاتقتلوا کو جس نے منوا ہی لیا
آبروئے دین وملت مفتیِ اعظم کی ذات

گتھیاں سلجھائیں جس نے سینکڑوں مشکل حلال
ہادیِ علمِ شریعت مفتیِ اعظم کی ذات

سنت وپرہیزگاری میں کہاں ان کی مثال
مصدرِ زہد وعبادت مفتیِ اعظم کی ذات

مظہرِ شانِ ولایت نائبِ ختمِ رسل
تاجدارِ اہلِ سنت مفتیِ اعظم کی ذات

لاکھوں گمراہان رہ کو مل گئی راہِ ھدیٰ
مشعلِ راہِ ہدایت مفتیِ اعظم کی ذات

مخزنِ صدق وصفا وحکمت وعلم وحیا
اور سراپا زہد وسنت مفتیِ اعظم کی ذات

ان سے افضلؔ منکرانِ راہِ حق مرعوب تھے
پیکرِ رعب وشجاعت مفتیِ اعظم کی ذات



خراجِ عقیدت

پروفیسر ضیاء الحق کاوش وارثی میرپور پاکستان



علم کی جان مفتیِ اعظم
شرع کی شان مفتیِ اعظم

روحِ اسلام، جوہرِ ایمان
تیرا فرمان مفتیِ اعظم

قوتِ دین، قدرتِ یزداں
فقہ کی جان مفتیِ اعظم

تیرے فتووں سے ہوگئے تازہ
سب کے ایمان مفتیِ اعظم

یاد آتی ہے رہبری تیری
آج ہر آن مفتیِ اعظم

تیری ہر بات گوہرِ یکتا
علم کی کان مفتیِ اعظم

کب جاری ہے سارے عالم میں
تیرا فیضان مفتیِ اعظم

مطلعِ نورِ حق نما ٹھہری
آپ کی شان مفتیِ اعظم

اپنے کاوشؔ پہ سایۂ رحمت
ظلِّ رحمان مفتیِ اعظم



اب تو بھارت میں ہمارا ہی اُجالا ہوگا

فیض العارفین صوفی مولانا غلام آسی پیا رامپوری

اپنے دامن سے جسے آپ نے پالا ہوگا
عشق وعرفان کے سانچے میں وہ ڈھالا ہوگا

حسن سے عشق ملا، حُسن دوبالا ہوگا
اب تو عالم میں اُجالا ہی اُجالا ہوگا

جو بھی منظورِ نظرِ حضرت والا ہوگا
اس کے ہاتھوں میں سدا گنجِ ونالا ہوگا

قرن سعدین ہے اب کام نرالا ہوگا
اب تو بھارت میں اُجالا ہی اُجالا ہوگا

آپ سے بغض ارے دل کا وہ کالا ہوگا
حضرتِ غوث کے در کا وہ نکالا ہوگا

ان کے رُخ پر جو نچھاور ہیں یہ خورشید وقمر
روز وشب مرقدِ نوری میں اُجالا ہوگا

اس بریلی کو جو بغداد سمجھ لے آسی
اس پہ فیضان رضا اور دوبالا ہوگا

روشنی ہی روشنی

حضرت حق کانپوری

سنیت کی روشنی تھے مفتیٔ اعظم میرے
اک شرارے معنوی تھے مفتیٔ اعظم میرے

کیا شریعت، کیا طریقت، کیا حقیقت کیا مجاز
شہرِ علم و آگہی تھے مفتیٔ اعظم میرے

ہر نظر احیائے سنت ہر نفس ورد درود
عاشقِ دینِ نبی تھے مفتیٔ اعظم میرے

اک محدّث، ایک معلم، ایک مبصر، اک فقیہہ
بحرِ علم باطنی تھے مفتیٔ اعظم میرے

پاک باطن، پاک سیرت، پاک طینت، پاک دل
ہمہ تن پاکیزگی تھے مفتیٔ اعظم میرے

موجِ عرفان وبصیرت، متقی پرہیز گار
فیض وکشف دائمی تھے مفتیٔ اعظم میرے

روح میں دینی حرارت، ذہن میں تابندگی
روشنی ہی روشنی تھے مفتیٔ اعظم میرے

مرشدِ کامل، وحید العصر، یکتائے زماں
علم دیں کے منتہی تھے مفتیٔ اعظم میرے

اہلسنت والجماعت کی نقابت کے سوا
اس زمانے کے ولی تھے مفتیٔ اعظم میرے

اس میں ذرّہ بھر بھی اے حقؔ شک کی گنجائش نہیں
درحقیقت جنتی تھے مفتیٔ اعظم میرے

جاگتا سورج

مولانا منظر قادری پورنوی

علم و عرفاں کا جاگتا سورج
زہد و تقویٰ کا نیرِ اعظم

عشق کے اس حسین پیکر کو
لوگ کہتے تھے مفتیٔ اعظم

ہر قدم راہ استقامت پر
ہر ادا آئینہ اصولوں کا

لب کشا ہو تو ذکرِ طیبہ سے
عطر پرور حسین پھولوں کا

قدسیوں کا گماں ہوتا تھا
چہرۂ پاک کی سعادت پر

چاند ذرات بھی نچھاور تھے
روئے مہتاب کی صباحت پر

ہر اک لمحہ بدن اقدس پر
عالمانہ لباس رہتا تھا

انجمن ہو کہ کنجِ تنہائی
دین احمد کا پاس رہتا تھا

مصطفےٰ کی حیات اے منظر
سیرت مصطفےٰ کا آئینہ

شرط یہ ہے کہ جس نے دیکھا ہے
مصطفےٰ کو بہ دیدۂ بینا

شامِ غم

مولانا محمد میکائیل ضیائی بھاگلپوری

گم ہوگئی روشنی آگئی شامِ غم
چھاگیا ہر طرف ابرِ رنج و الم

گھور تاریکیوں میں اضافہ ہوا
چھپ گئے اوٹ میں جا کے ماہ و نجم

آہ صد آہ وہ ہم سے رخصت ہوئے
مشعلِ راہ تھے جن کے نشانِ قدم

یادگارِ رضا مصطفےٰ خاں رضا
وجہِ آرامِ جاں تھے خدا کی قسم

کون ہے وہ یہاں جس کی آمد ہوئی
کس کی خاطر کھلا آج ہے بابِ ارم

مفتیٔ اعظمِ ہند جن کا لقب
علم و فن بانٹتے جن کی زبان و قلم

مرشد و مقتدا رہبر و رہنما
مشفق و مخلص و محترم محتشم

علمِ ظاہر میں اور علمِ باطن میں بھی
دور رس نکتہ سنج و فقیہِ امم

ٹھوکروں پر رہی دولت و مال و زر
ان کے قدموں سے لپٹے تھے جاہ و حشم

جھک گئی تھی درِ حق پہ ان کی جبیں
ہو گئے ان کے آگے دلِ خلق خم

تاجدارِ بریلی وہ جنت مکیں
وا تھا سب کیلئے جن کا بابِ کرم

روح بے چین ہے آرزو مضطرب
شوقِ دیدار میں دل حزیں چشم نم

زخم پھر اے ضیائی ہرا ہوگیا
میرا محسن مسیحا کہاں کھو گیا

ساحر البیان حضرت مولانا عبدالرحیم نظر قادری

آفتاب ولایت

آفتاب ولایت کو نیند آ گئی — ماہتاب صداقت کو نیند آ گئی
شہر یار کرامت کو نیند آ گئی — تاجدار سیادت کو نیند آ گئی
منبع قادریت کو نیند آ گئی — مخزن علم و حکمت کو نیند آ گئی
مفتئ اعظم ہند رخصت ہوئے — عزّ و جاہ وجاہت کو نیند آ گئی
ناز کرتا رہا جس پہ زہد و تقیٰ — ایسے پاکیزہ خصلت کو نیند آ گئی
عالم و شاعر و مفتی و متقی — رہبر دین و ملت کو نیند آ گئی
پرچم سنیت جس نے اونچا کیا — دین حق کی حمایت کو نیند آ گئی
ان کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ — پاسبان شریعت کو نیند آ گئی
جس کی چوکھٹ سے خالی نہ کوئی گیا — اس سراپا سخاوت کو نیند آ گئی

اب تو آتا نہیں ایسا کامل نظر!
رہنمائے طریقت کو نیند آ گئی

احمد رضا کی آنکھ کے تارے چلے گئے
دل رو رہا ہے پیر ہمارے چلے گئے
دنیا کی ظلمتوں میں تھے جو نور کی کرن
وہ مرشد گرامی ہمارے چلے گئے

(از کیل اعظمی)

پیر طریقت حضرت مولانا الشاہ حمید الرحمٰن پوکھریروی

یادگار اعلیٰحضرت

پیشوائے اہلسنت مصطفیٰ خاں قادری
یادگار اعلیٰحضرت مصطفیٰ خاں قادری

صورت احمد رضا اور سیرت نوری میاں
سر پرست اہل سنت مصطفیٰ خاں قادری

آج ہے ہندوستاں کا ذرّہ ذرّہ سوگوار
اے امیر قوم و ملت مصطفیٰ خاں قادری

ڈھونڈتی ہے مفتی اعظم کو میری آنکھ اب
جا بسے جب سوئے جنت مصطفیٰ خاں قادری

اے حمید قادری کر صبر کچھ چارہ نہیں
بن گئے حق کی مشیت مصطفیٰ خاں قادری

مولانا حفیظ الحق وارثی فیض آباد

تمہارے غم میں پریشان مفتئ اعظم
ہر ایک سُنّی مسلمان مفتئ اعظم

یتیم ہوگئی ملّت تمہاری رحلت سے
ہے کون اس کا نگہبان مفتئ اعظم

کھڑے ہیں آنکھ میں آنسو لیے سرِ تربت
تھے جن پہ آپ مہربان مفتئ اعظم

یہ قادری، یہ حبیبی، یہ اشرفی، رضوی
ہیں مضطرب و پریشان مفتئ اعظم

تھے آپ مظہرِ غوث الوریٰ اے ابنِ رضا
تھے آپ صاحبِ عرفان مفتئ اعظم

فقیہہ عصر تھے قطبِ زماں و عارفِ حق
تھے دینِ حق کے نگہبان مفتئ اعظم

تمہاری ذاتِ گرامی تھی رونقِ محفل
ہر اک بزم ہے سنسان مفتئ اعظم

حضور حشر میں نہ بھولیں ہم غلاموں کو،
پھریں نہ حشر میں حیران مفتئ اعظم

حفیظ نذر میں لایا ہے آنسوؤں کے گہر
تھے جس پہ آپ مہربان مفتئ اعظم

علامہ شبنم بستوی ناظم اعلیٰ مدرسہ اہلسنت فیض العلوم علیمیہ مینو تالاب گنج بستی

اُٹھ گیا علم و ہنر کا تاجدار

مفتی اعظم کی کیسی شان ہے
سر خمیدہ در پہ ہر انسان ہے

اُٹھ گیا علم و ہنر کا تاجدار
بزم خالی انجمن ویران ہے

ان کا روحانی تصرف مرحبا
موجِ دریا کی طرح فیضان ہے

منکشف تھا ان کے قول و فعل سے
سب سے بڑھ کر دولتِ ایمان ہے

مسلکِ احمد رضا کے ترجمان
سنیوں پہ آپ کا احسان ہے

مفتی اعظم تھے آپ اپنی مثال
میرا دعویٰ ہے مرا اعلان ہے

خاک کو رشکِ ثریا کر دیا
میرے آقا کا بڑا احسان ہے

ایک شبنم ہی نہیں ہے جاں نثار
جس کو دیکھو آپ پر قربان ہے

علامہ مفتی مظفر احمد صاحب بدایونی

عرفان رضا

۱۴۰۲ھ

بزم عرفاں ہوئی سونی شہا تیرے بعد — آہ! گلزار ہوئے دشت بلا تیرے بعد
تیری عظمت کا پتہ سب کو چلا تیرے بعد — مفتیٔ ہند شہا ابن رضا تیرے بعد
شیخ عالم نہ رہا پیر طریقت نہ رہا — تیرے شیدائی کہاں جائیں بتا تیرے بعد
ظلم ظالم سے نڈر ہو کے لکھا حق تو نے — اب بتائیں تو کسے راہ نما تیرے بعد
کس کے کردار میں ہم پائینگے اب صدق و صفا — دے بتا اب ہم کو ذرا پیر ھدیٰ تیرے بعد
کون سکھلائے گا دنیا میں ہمیں حق گوئی — بدلی بدلی ہے زمانے کی فضا تیرے بعد
ہوش ہیں گم، شمع خاموش، محفل سونی — تیرے پروانے کہاں جائیں بتا تیرے بعد
جو رضا تیری وہ اللہ کے پیارے کی رضا — ظاہر ہے تیرا نقش کف پا تیرے بعد
اے مظفر کہو تاریخ وصال مرشد — کس سے حاصل کریں عرفان رضا تیرے بعد ۱۴۰۲ھ

اپنے دامان کرم میں تجھ رکھے مولیٰ
ہے مظفر یہی ہر اک کی دعا تیرے بعد

نیر وارثی

ضوفشاں

ہمیں تنہا نہیں ہیں بیقرار مفتیٔ اعظم
زمیں تا آسماں ہیں سوگوار مفتیٔ اعظم

سمجھ لیجئے وہ ہے برباد دنیا اور عقبیٰ میں
نہیں ہے جس کی نظروں میں وقار مفتیٔ اعظم

یہ ایک وقفہ ہے جسکو موت سے تعبیر کرتے ہیں
نہیں رکنے کا اب یہ کاروبار مفتیٔ اعظم

ولی اللہ کیسے ہوتے ہیں اگر یہ سمجھنا ہے!
تو دیکھو دوستو لیل و نہار مفتیٔ اعظم

یہاں کا کام پورا ہو گیا اور ہو گئے رخصت
فرشتوں کو تھا کب سے انتظار مفتیٔ اعظم

اگر ان سے محبت تھی تو ان سے بھی کرو الفت
کہ ہیں ریحان واختر یادگار مفتیٔ اعظم

خزاں کا دور آئے اس چمن میں غیر ممکن ہے
گئی ہے اور نہ جائیگی بہار مفتیٔ اعظم

ہماری رہبری کو آج بھی کافی ہے لے قیصر
منور ضوفشاں نوری مزار مفتیٔ اعظم



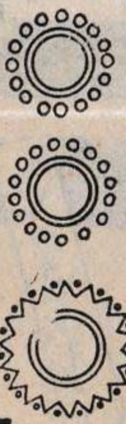
چراغِ رشد و ہدایت

مولانا محمد شہاب الدین رضوی بہرائچی

اے رب مصطفےٰ کے نور سے عالم کو پُر نور بنا
اے رب اس دنیا کو جہل و تاریکی سے بچا
کفر و ظلمت سے بچا اور شرک و بدعت سے بچا
جس نے پیغام سنایا ہے سرکار کا
اُس کے دشمن سے بچا

ہاں ہاں وہ نور و نکہت والا رہبر و رہنما
ہاں ہاں جس کے کام نے ایک جہاں میں تہلکہ مچا دیا
جو فقیہہ تھا، مدبر تھا، مجدد تھا، مقتدا تھا، اور عاشقِ مصطفےٰ تھا
وہ تاجدارِ اہلسنت تھا، کوہِ علم و حکمت تھا، یقیناً چراغِ رشد و ہدایت تھا
وہ دُرِ نایاب تھا اور اپنے زمانے کا آفاقِ روزگار تھا
جسے ایک امامِ وقت نے مفتیِ اعظم کہا
جسے نوری میاں نے ابوالبرکات کہا
جس کے سامنے بڑے بڑے مفکر سرِ تسلیم خم کرتے
اور شرفِ نیاز حاصل کرنے میں فخر و سعادت محسوس کرتے
آہ — وہ افقِ بریلی پر طلوع ہو کر غروب ہو گیا

جناب بیکل اُتساہی بلرام پوری



حامئ ملت

افسوس ایک حامئ ملت چلا گیا
اس دور کو تھی جس کی ضرورت چلا گیا

نازاں تھی جس پہ سارے زمانے کی زندگی
وہ اعتبارِ حسن محبت چلا گیا

الحاج جس کو کہتی تھی دنیا کی ہر زباں
یعنی ورائے نورِ رسالت چلا گیا



خلد بریں سے آئی صدائے خوش آمدید
دنیا میں غُل ہے صاحبِ حکمت چلا گیا



شانِ حبیب مردِ مجاہد کہیں جسے
بیکل وہ جاں نثارِ صداقت چلا گیا

عجب شان والے

مفتی محمد فاروق صاحب فاروقی بریلوی

عجب شان والے ہیں مفتی اعظم
کہ اللہ والے ہیں مفتی اعظم

خدا کی قسم مظہر غوث اعظم
میرے دیکھے بھالے ہیں مفتی اعظم

ہمارے ہو تم باخدا اور ہم بھی
تمہارے حوالے ہیں مفتی اعظم

ہیں اقوال و افعال ہیں نوری نوری
کہ نوری کے پالے ہیں مفتی اعظم

ہیں مطلوب و محبوب غوث و رضا کے
کچھ ایسے نرالے ہیں مفتی اعظم

ہمیشہ رہے گامزن قولِ حق پر
بڑی بات والے ہیں مفتی اعظم

ہیں مفتی اعظم سبھی مفتیوں میں
بہت علم والے ہیں مفتی اعظم

غرور و تکبر بناوٹ نہ شیخی
بڑے بھولے بھالے ہیں مفتی اعظم

کبھی راہِ حق سے نہ بہکو گے فاروق
تمہیں تو سنبھالے ہیں مفتی اعظم

صدق وصفا

حضرت مولانا سعید اعجاز کامٹوی

مرشدِ قلب و رضا مفتی اعظم کی ذات
مظہرِ غوث الوریٰ مفتی اعظم کی ذات

صاحب صدق وصفاء، عارف حق آشنا
جو کہوں اس سے سوا مفتی اعظم کی ذات

جاوہ بہ جلوہ عیاں، پردہ بہ پردہ نہاں
آئینۂ حسن ادا مفتی اعظم کی ذات

سب کے لیے مقتدا سب کیلئے محترم
سب کے لیے مقتدا مفتی اعظم کی ذات

ہائے سعید حزیں آج وہ ہم میں نہیں
ہوگئی ہم سے جدا مفتی اعظم کی ذات

از علامہ مفتی مظفر بدایونی

تھی خاموش دل میں پڑھ مردہ
مفتیِ ہند تری رحلت پر
سال رحلت مظفرِ عاصی
لکھ دے عرفانِ رضا تربت پر
۱۴۰۲ھ

مولانا نسیم بستوی





چمن خاموش غمگیں چاند تارے مفتی اعظم — نہیں اب نور و نکہت کے نظارے مفتی اعظم
رواں آنکھوں سے ہیں اشکوں کے دھارے مفتی اعظم — کہاں ہو بے سہاروں کے سہارے مفتی اعظم

ہمارے مفتی اعظم ہمارے مفتی اعظم

امام اہلسنت عالم و عرفان کے سمندر تھے — سراپا زہد و تقویٰ عظمت ایماں کے پیکر تھے
فدائے دین و ملت شانِ غوثیت کے مظہر تھے — چمن زار رضا کے کیف تار نگیں، گلہا تر تھے

ہمارے مفتی اعظم ہمارے مفتی اعظم

ادب سے چومتے ہیں اہل دل نقش قدم جن کا — برستا ہی رہا شام و سحر ابرِ کرم جن کا
عقیدت مند ہے اور مدح خواں عرب و عجم جن کا — مجاہد کی کھلی تلوار ہے گویا قلم جن کا

ہمارے مفتی اعظم ہمارے مفتی اعظم

وہ جنکی ذات عالی مسندِ افتار کی زینت تھی — وہ جنکو سرورِ کونین سے سچی محبت تھی
وہ جنکی ہر ادا ہر بات میں رحمت ہی رحمت تھی — وہ جنکی عظمت علمی سے شانِ اہلسنت تھی

ہمارے مفتی اعظم ہمارے مفتی اعظم

وہ جنکے دم سے تھی بزم رضا میں حسن و رعنائی — وہ جنکے در پہ ہے شاہوں کو بھی فخر جبیں سائی
ہوئی جنکی بدولت اہل حق کی عزت افزائی — ہزاروں انجمن کی انجمن تھی جس کی تنہائی

ہمارے مفتی اعظم ہمارے مفتی اعظم

بریلی کا رہے گا حشر تک آباد مئے خانہ — شراب عشق سرور سے بھرا جاتا ہے پیمانہ
امام احمد رضا کا کسقدر دلکش ہے کاشانہ — تڑپ کر کہہ رہا ہے اس طرح اب ان کا دیوانہ

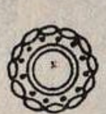
ہمارے مفتی اعظم ہمارے مفتی اعظم

عقیدت جاگزیں انکی ہے ہر سنّی کے سینے میں — دیارِ ہند کیا پھیلی ضیا رمکّے مدینے میں
پہنچ جائیں گے طیبہ بیٹھ کر رضوی سفینے میں — نسیمؔ انکی بسی ہے یاد دل کے آبگینے میں

ہمارے مفتی اعظم ہمارے مفتی اعظم



مرشد برحق رضا و مصطفےٰ کے واسطے
قوت باطل کا پنجہ توڑ دوں ربِّ قدیر
اعلیحضرت سیدی احمد رضا کے واسطے
صابر و شاکر بنا ثابت قدم رکھ اے خدا



(از حافظ عبد الوحید نوری پاشا (کرناٹک))



فراقِ مفتیٔ اعظم ہند

علامہ محمد ابراہیم خوشتر قادری رضوی

۱۹۸۱ء

کیا بتاؤں کون کیسا مقتدا جاتا رہا
مقتدا کرتے تھے جس کی اقتدا جاتا رہا

پارسائی کو سند ملتی تھی جسکی ذات سے
پارساؤں میں وہ ایسا پارسا جاتا رہا

اُٹھ گیا نوری میاں کا وارث حق اُٹھ گیا
جانشین حضرتِ احمد رضا جاتا رہا

مجلس بیعت میں جاتے تھے جسکی غوث بھی
دوستو وہ نائب غوث الوریٰ جاتا رہا

اے بریلی! اے زمین تاجدارِ اہلسنت
جو امانت دار تھا اسلاف کا جاتا رہا

اے شبیہہ حضرت احمد رضا پائندہ باد
تو گیا تو آہ اب احمد رضا جاتا رہا

دست بھی جس کا براہِ راست دست غوث تھا
جو مریدوں پر تھا سمار جاتا رہا

پیر وہ ایسا کہ لاکھوں لاکھ جس کے، مُرید
اس صدی کا بے بدل وہ رہنما جاتا رہا

جس نے دی تھی یہ دعا خوشتر کو خوشتر کر خدا
آہ وہ خوشتر کا خوشتر خوش ادا جاتا رہا



نگاہِ کرم

عبدالرؤف نشتر بریلوی

بس اک نگاہ کرم میرے مفتیٔ اعظم
غلام در کے ہیں ہم میرے مفتیٔ اعظم

تمہارے بعد اُٹھائے ہیں سر بہت نجدی
ہیں سُنیوں پہ ستم میرے مفتیٔ اعظم

ترس رہا ہوں خوشی کو میں ایک مدت سے
نگاہِ لطف و کرم میرے مفتیٔ اعظم

تمہارے بعد ہمیں چھوڑ کر گئے ریحاں[1]
گرا ہے کوہِ اَلم میرے مفتیٔ اعظم

رہیں سروں پہ ہمارے جناب سبحانی[2]
کرم ہوا اتنا کرم میرے مفتیٔ اعظم

چھپایا آپ نے نشتر کو اپنے دامن میں
نہیں یہ لطف بھی کم میرے مفتیٔ اعظم

---

[1] قائد اعظم ریحان ملت علامہ ریحان رضا خاں علیہ الرحمہ

[2] سراج العلما حضرت سبحان رضا خاں سجادہ نشین بریلی شریف ۔ ۱۲، انور رضوی بہرائچی



نوید رحمت

جلیل حشمتی کان پوری

نوید رحمتِ حق ہے بنامِ مفتیٔ اعظم
ہے کتنا محترم عالم میں نام مفتیٔ اعظم

نہیں بھولیں گے ہم اہلِ سنن صبحِ قیامت تک
دلوں پر نقش ہے ایسا پیام مفتیٔ اعظم

یہاں تو سر بخم ہیں اہلِ علم و عارفانِ حق
خدا ہی جانے کیا ہوگا مقامِ مفتیٔ اعظم

شراب معرفت بٹتی ہے اُن کے آستانے پر
جسے دیکھو وہی ہے مست جام مفتیٔ اعظم

پڑھو اے مومنو گر لذتِ عشقِ نبی چاہو
کلامِ اعلیٰحضرت اور کلامِ مفتیٔ اعظم

مرا ایمان ہے آساں ہوگی ہر مشکل اس کی
مصیبت میں کبھی لے گا جو نامِ مفتیٔ اعظم

رہِ عرفاں میں خورشید و قمر بن کر چمکتے ہیں
بفیضِ سرورِ دیں نقش گام مفتیٔ اعظم

اُجالا دے رہا ہے رہروانِ راہِ سنت کو
خدا کے فضل سے ماہِ تمامِ مفتیٔ اعظم

جلیل حشمتی کو ناز ہے اُن کی غلامی پر
غلامِ غوثِ اعظم ہے غلامِ مفتیٔ اعظم

مولانا الحاج محمد یونس مالیگاؤں بڑودہ گجرات



نورانی چہرہ

اللہ اللہ مرتبہ کیا مفتیٔ اعظم کا تھا
ہر جہاں میں بول بالا مفتیٔ اعظم کا تھا

حاملِ علمِ شریعت رازدارِ معرفت
مجمع البحرین دریا مفتیٔ اعظم کا تھا

مانتے تھے مفتیانِ دین انہیں اپنا امام
اتنا اونچا کس کا رتبہ مفتیٔ اعظم کا تھا

ہر گروہِ عاشقانِ مصطفیٰ بیشک تھے آپ
عشق کی دنیا میں شہرہ مفتیٔ اعظم کا تھا

ہوتی تھی انوارِ حق کی جبیں بارش آپ پر
اس قدر نورانی چہرہ مفتیٔ اعظم کا تھا

جانشینِ اعلیٰحضرت کی سلف کی یادگار
بالیقیں ہر کارنامہ مفتیٔ اعظم کا تھا

دیکھ کر جس کو خدا یاد آئے بس وہ ہو ولی
ہم نے بس ایسا ہی قصہ مفتیٔ اعظم کا تھا

خیر خواہیٔ سنیت کی خدمتِ دینِ متین
زندگی بھر یہ طریقہ مفتیٔ اعظم کا تھا

فلسفہ میں تھے غزالی بوحنیفہ وقت کے
علم منطق رازی جیسا مفتیٔ اعظم کا تھا

چودہ تاریخ محرم آپ کا یومِ وصال
ہجری سن چودہ سو دو کا مفتیٔ اعظم کا تھا

یا الٰہی رحم فرما کر عطا کر نعم البدل
سنیوں پر جیسا سایہ مفتیٔ اعظم کا تھا

سر سے سایہ اٹھ گیا کیوں نہ ہوں غم سے نڈھال
ہم کو اے یونس سہارا مفتیٔ اعظم کا تھا



شمع ولایت

مولانا محمد انتخاب نعیمی قادری مرادآبادی

تو شمع ولایت ہے ہر دل تیرا پروانہ — تو ماہِ کرامت ہے لے جلوۂ جانانا
گر مفتی اعظم کے چہرے سے نقاب اُٹھے — ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ
سنگ درِ نوری پر کرتے ہیں جبیں سائی — سجدہ نہ سمجھ ناداں سر دیتے ہیں نذرانہ
سرشار ہمیں کر دے اک جامِ ولایت سے — تا حشر رہے تیرا آباد یہ میخانہ
لیتے ہیں تیرے گھر سے دیتے ہیں تیرے گھر کا — فتویٰ دیا ہے تیرا فتویٰ فرمانا ہے فرمانا
تو مرشد کامل ہے تو مفتی اعظم ہے — انداز فقیرانہ الفاظ فقیہانہ
تو شاہِ ولایت ہے یہ شان کرامت تھی — ہر ناز تھا ضد وراں کا سرکار سے رندانہ
چادر نہ سرک جائے بے پردگی ہو جائے — مضبوط پکڑ لی اور چادر کو وہیں تانا
یہ غسل کے تختے پر دیکھی ہے کرامت جب — اس وقت تجھے آقا ہر ایک نے پہچانا

پُرنور ہے نوری کی دنیائے قدیری کو
ہے جان بھی نذرانہ اور دل بھی ہے نذرانہ



مفتی اعظم کی ذات

مولانا محمد عبدالمبین نعمانی رضوی

شمع بزمِ اہلسنت، مفتی اعظم کی ذات — فخرِ دوراں، فخرِ ملت، مفتی اعظم کی ذات
جانشینِ غوث اعظم تھی جو ذات باصفات — پیکرِ رشد و ہدایت مفتی اعظم کی ذات
فخر کرتا ہے زمانہ جس کی ہر اک بات پر — باکرامت باوجاہت مفتی اعظم کی ذات
جس نے اکنافِ جہاں میں علمِ دیں پھیلا دیا — مصدرِ علمِ شریعت مفتی اعظم کی ذات
مفتیٔ عالم تھی بیشک ذات والا آپ کی — صدرِ بزمِ علم و حکمت مفتی اعظم کی ذات
زہد و تقویٰ کو بھی جس کی زندگی پر ناز تھا — حاملِ دین و شریعت مفتی اعظم کی ذات
تھی ثنائے مصطفےٰ جس کی غذائے قلب و روح — غرقِ دریائے مدحِ رسالت مفتی اعظم کی ذات
کر دیا جس نے تہ و بالا جہانِ کفر کو — قاطعِ کفر و ضلالت مفتی اعظم کی ذات
در کفے جامِ شریعت در کفے سندانِ عشق — مرکزِ عشق و عقیدت مفتی اعظم کی ذات

ایک نعمانی ہی کیا سارا جہاں ہے معتقد
مرکزِ عشق و عقیدت مفتی اعظم کی ذات






نورانیؔ مصباحی

مظہرِ اعلیٰحضرت کو نیند آ گئی

آفتاب ہدایت کو نیند آ گئی
ماہتاب شریعت کو نیند آ گئی

تاجدار ولایت کو نیند آ گئی
پاسبان طریقت کو نیند آ گئی

مرکزِ اہلسنت کو نیند آ گئی
مخزن علم و حکمت کو نیند آ گئی

ناز تھا اہلسنت کو جس ذات پر
اس خدا بھاتی صورت کو نیند آ گئی

عاشق جان رحمت کو نیند آ گئی
بزم افتا کی زینت کو نیند آ گئی

کاشف سر وحدت کو نیند آ گئی
واقف رمز قدرت کو نیند آ گئی

بو حنیفہ غزالی دوراں جو تھا
اس خدا کی عنایت کو نیند آ گئی

جس کی تھی ہر ادا سنت مصطفےٰ
اس امین شریعت کو نیند آ گئی

وہ شبیہہ رضا مصطفےٰ اخاں رضا
مظہر اعلیٰحضرت کو نیند آ گئی

ہائے! نورانیؔ کس نے یہ آکر کہا
نائب اعلیٰحضرت کو نیند آ گئی



مولانا محمد نظام الدین مہتمم مدرسہ ارشاد العلوم، شمسا بہیڑا پائی



وارثِ علمِ نبوت الوداع

وارثِ علم نبوت الوداع
زینت بزم ولایت الوداع

حامل قرآن و سنت الوداع
چشمۂ رشد و ہدایت الوداع

اے رضائے مصطفےٰ محبوب حق
اے شہید عشق و الفت الوداع

مہر تابان شریعت الفراق
نیر چرخ ولایت الوداع

چھپ گیا خورشید تسلیم و رضا
اے سراپا استقامت الوداع

مرد حق آگاہ اور قدسی صفات
محرم راز مشیئت الوداع



الحاج قاری امانت رسول پیلی بھیتی

عظیم الشان

آپ ابن اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ
مرجع اہل شریعت رحمۃ اللہ علیہ

خلق کہتی ہے تمھیں مفتی اعظم مرحبا
تاجدار اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ

آپ ہیں مفتی اعظم عالم اسلام کے
بدر افلاک فقاہت رحمۃ اللہ علیہ

آپ پندرہویں صدی کے ہیں مجدد باخدا
جانشین اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ

سارے ہند و پاک میں چرچا ہے ایسا آپ کا
آپ سے تھے کوہ صداقت رحمۃ اللہ علیہ

لیتے تھے آکے سالک اور مجذوب و ولی
آپ سے درس معرفت رحمۃ اللہ علیہ

شہ ضیاء الدین نے مفتی اعظم کو کہا
ہیں مرا پا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ

چودھویں کی رات تھی ماہ محرم محترم
چل دیئے جب سوئے جنت رحمۃ اللہ علیہ

مرشدی مفتی اعظم کی عظیم الشان ہیں!

ہے امانت سال رحلت رحمۃ اللہ علیہ!

ضروری اعلان

رسائل وغیرہ میں متعدد بار مناقب مفتیٔ اعظم کی اشاعت کا اعلان کرایا شعراء کو جوابی لفافے روانہ کئے لیکن جوابات بھی موصول نہ ہوئے اس لئے کچھ مناقب منتخب کر کے شائع کیا گیا آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ نادر و نایاب مناقب مفید معلومات اور اعلیٰ پیمانے کے ساتھ مناقب کی اشاعت ہوگی۔ شعراء کرام ادارہ تحقیقات مفتیٔ اعظم سے رابطہ قائم کریں۔

بریلی میں اہلسنت کی کتابوں کا واحد مرکز

مسئلہ خضاب — امام احمد رضا قدس سرہ — 1/50	القول العجیب — حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ — [illegible]
تقریر منیر — حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمہ — 2/50	الصارم الربانی — حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ — [illegible]
خطبات بریلی حصہ اول — مولانا سلطان رضا نوری — 13/-	ٹی وی ویڈیو کے مضر اثرات — مولانا سلطان رضا — 4/-
تجلیات امام احمد رضا — قاری امانت رسول — 15/-	پندرھویں صدی کے مجدد — قاری امانت رسول رضوی — 3/-
انوار الاسلام — قاری نور الحق مصطفوی — 5/-	نسیم الوردہ ترجمہ قصیدہ بردہ — مفتی محمد جہانگیر خاں صاحب — 3/-
انتخاب نوری — مولانا محمد انور علی رضوی — 2/50	انوار التجوید — قاری نور الحق مصطفوی — 3/-
مناقب حضور مفتی اعظم — مولانا محمد انور علی رضوی — 1/-	فاضل بریلوی اور مسلم برادری — حاجی محمد غوث خاں قادری — 9/-
نغمۂ قادری — مولانا محمد انور علی رضوی — 3/-	انتخاب حسن بریلوی — مولانا محمد انور علی رضوی — 3/-
مفتی اعظم اور ان کے خلفا — مولانا شہاب الدین نوری — 7/-	نغمۂ معراج — مولانا محمد انور علی رضوی — 2/-
نغمۂ سرمدی — مولانا محمد انور علی رضوی — 2/-	مناقب اعلیٰحضرت — مولانا محمد انور علی رضوی — 1/-

ترجمہ نور العین فی مشہد الحسین مع قرۃ العین فی اخذ ثار الحسین — مفتی محمد جہانگیر خاں صاحب — 12/-

ناشر **مکتبۃ المصطفیٰ** ۱۰ قادری مسجد گلی منیہاران
بریلی شریف (یوپی)